یہود و نصاریٰ

تاریخ کے آئینہ میں

مترجم
زبیر احمد سلفی

تالیف
امام ابن القیم الجوزیہ

ناشر
نعمانی کتب خانہ

یہود و نصاریٰ

تاریخ کے آئینہ میں

تالیف

امام ابن القیمؒ الجوزیہ

مترجم:
زبیر احمد سلفی

تصحیح و تقدیم:
مولانا مختار احمد ندوی

نعمانی کتب خانہ

حق سٹریٹ اردو بازار لاہور Ph: 7321865

نام کتاب	----------------	یہود ونصاریٰ تاریخ کے آئینہ میں
تالیف	----------------	امام ابن القیم الجوزیہ
مترجم	----------------	زبیر احمد سلفی
تصحیح وتقدیم	----------------	مولانا مختار احمد ندوی
ناشر	----------------	نعمانی کتب خانہ
	----------------	حق سٹریٹ اُردو بازار لاہور
طبع	----------------	اول
پریس	----------------	لٹل سٹار پرنٹرز لاہور

قیصر روم ہرقل کی خبر

حاکم اور بیہقی کی روایت ہے کہ ہشام بن عاص بیان کرتے ہیں کہ مجھے اور ایک دوسرے قریشی کو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ہرقل قیصر روم کی طرف بھیجا تاکہ اسے اسلام کی دعوت دیں، ہم مدینہ منورہ سے نکلے اور غوطہ دمشق میں جبلہ بن ایہم کے پاس پہونچے اس کو دیکھا کہ اپنے تخت و تاج پر بیٹھا ہوا ہے اس نے ہمارے پاس ایک قاصد بھیجا۔ تاکہ ہم اس سے بات کریں۔ ہم نے کہا خدا کی قسم ہم قاصد سے ہرگز بات نہیں کریں گے۔ ہمیں بادشاہ کے پاس بھیجا گیا ہے۔ اگر اس نے بات کہنے کی اجازت دی تو بات کریں گے، ورنہ قاصد سے ہم بات نہیں کریں گے۔ قاصد جبلہ کے پاس گیا اور اس کو ان لوگوں کی باتیں بتائیں، پھر ہمیں اس نے بات کرنے کی اجازت دی چنانچہ ہشام بن عاص نے اس سے بات کرنا شروع کیا اور اسے اسلام کی دعوت دی، اس نے سیاہ کپڑے پہن رکھے تھے۔ حضرت عاصم نے اس سے پوچھا کہ یہ سیاہ کپڑا تم نے کیوں پہن رکھا ہے۔ اس نے کہا ہم نے یہ سیاہ لباس اس نذر کے تحت پہنا ہے کہ جب تک تمہیں اپنے علاقہ شام سے باہر نہیں نکال دوں گا یہ لباس نہیں اتاروں گا۔ ہم نے کہا اپنے اہل مجلس کو ذرا سنبھال اور ہمارے ساتھ تعرض سے انھیں روک رکھ خدا کی قسم ہم شام کا علاقہ تجھ سے اور تیرے ملک اعظم سے چھین کر رہیں گے۔ کیونکہ اس کی خبر ہم کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔ اس نے کہا نہیں تم شام کے فاتحین نہیں ہو۔ شام کے فاتحین وہ لوگ ہیں۔ جو دن کو روزہ رکھیں گے اور رات میں افطار کریں گے۔ پھر اس نے دریافت کیا کہ تمہارا روزہ کیسا ہے، ہم نے کیفیت صیام اس کو بتائی اسے سن کر اس کا چہرہ سیاہ ہوگیا۔ جبلہ بن ایہم نے ہم سے کہا، اٹھو، اور ہمیں بادشاہ اعظم کی طرف ایک قاصد کے ساتھ جانے کا حکم دیا، ہم وہاں سے نکلے۔ جب شہر سے قریب پہونچے۔ تو اس قاصد نے ہم سے کہا کہ تم ان سواریوں کو لے کر بادشاہ کے شہر میں نہ جاؤ، اگر پسند کرو، تو تمہارے لئے ترکی گھوڑے

اور خچر مہیا کرتے ہیں۔ ہم نے کہا ہمیں ان چیزوں کی ضرورت نہیں، بلکہ جس پر سوار ہیں اسی پر بیٹھ کر بادشاہ کے پاس جائیں گے۔ اس نے بادشاہ کے پاس اطلاع بھیجی کہ یہ لوگ قبول کرنے سے انکار کرتے ہیں۔

ہم اونٹنیوں پر سوار تلواریں لٹکائے ہوئے بالاخانے تک پہونچ گئے اور اپنی سواریوں کو بٹھایا۔ وہ ہماری طرف دیکھ رہا تھا، ہم نے کہا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر ہمیں یہ کلمہ کہنے کے بعد یوں لگا کہ اس کا بالاخانہ یوں لرز رہا ہے، جیسے کھجور کا خوشہ ہوا کے تھپیڑوں سے۔ بادشاہ نے ہماری جانب آدمی بھیج کر کہلوایا کہ تمہیں یہ مناسب نہیں کہ اپنا دین میرے یہاں اس طرح ظاہر کرو، پھر ہمیں اندر داخل ہونے کا حکم دیا جب ہم داخل ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ بستر پر بیٹھا ہوا ہے۔ اور روم کے پادری اس کے اردگرد بیٹھے ہوئے ہیں اور اس کی مجلس کے اردگرد جتنی چیزیں ہیں، سبھی سرخ ہیں، اور وہ خود سرخ لباس پہنے ہوئے ہے۔ جب ہم اس کے قریب پہونچے تو وہ ہنسا اور کہنے لگا کہ تم مجھ سے اگر اس طریقہ کے مطابق سلام کرتے جو تم میں رائج تھی، تو کون سی چیز تمہیں مانع ہوتی، وہ فصیح عربی بولنے پر قادر تھا، ہم نے کہا کہ ہمارا تحیہ وسلام تیرے لئے درست نہیں ہے اور تحیہ وسلام کا جو طریقہ تمہارے یہاں ہے، وہ ہماری شریعت میں حلال نہیں ہے، اس نے کہا تمہارا باہم تحیہ وسلام کیا ہے، ہم نے کہا السلام علیکم۔ اس نے کہا کہ تم اپنے بادشاہ کو سلام کیسے کرتے ہو، میں نے کہا وہی ہدیہ سلام ان کو بھی پیش کرتے ہیں، اس نے کہا کہ وہ تمہارے سلام کا جواب کیا دیتے ہیں، میں نے کہا یہی چیز وہ بھی کہتے ہیں۔ اس نے کہا، تمہارے نزدیک سب سے عظمت والا کلام کون سا ہے۔ ہم نے کہا لا الہ الا اللہ، واللہ اکبر جب ہم نے یہ کلمہ کہا تو اللہ ہی حقیقت بہتر جانتا ہے بالاخانہ کی چھت لرزنے لگی اور وہ سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔ اس نے کہا کہ یہ کلمہ جب تم نے کہا تو ایسا لگا کہ بالاخانہ لرز گیا ہے کیا جب بھی یہ کلمہ تم اپنے گھروں میں کہتے ہو۔ تو تمہارا گھر لرز جاتا ہے۔

ہم نے کہا نہیں، ایسا تو ہم تمہارے پاس ہی دیکھتے ہیں۔ اس نے کہا، میں نے سمجھا تھا کہ جب بھی تم یہ کلمہ کہتے ہوگے تو تمہارے اوپر ہر چیز لرز جاتی ہوگی، اب میری آدھی بادشاہت نکل گئی، ہم نے کہا کیوں اس نے کہا کہ اس کلمہ کی شان تو اس سے زیادہ بڑی ہے۔ کہ ایسا ہو۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے

کہ یہ نبوت کا معاملہ نہ ہو بلکہ لوگوں کا حیلہ ہو، پھر اس نے ہم سے کچھ چیزیں دریافت کیں۔ ہم نے اس کا جواب دیا، اس نے پوچھا تمہاری نماز اور روزہ کی کیا کیفیت ہوتی ہے، ہم نے اس کو نماز روزہ کی حالت بتلائی، پھر اس نے کہا کھڑے ہو جاؤ، ہم کھڑے ہو گئے۔ اس نے ہمارے لئے خوب خاطر مدارات کرنے اور بہترین رہائش کا بندوبست کرنے کا حکم دیا تین دن ہم وہاں ٹھہرے رہے۔ ایک رات اس نے ہمیں بلوایا، اور ہم سے دوبارہ اپنی باتیں کہنے کے لئے کہا، ہم نے اپنی گفتگو دہرادی۔ ہم کیا دیکھتے ہیں کہ اس کے قریب ہی ایک بہت بڑا سنہرہ صندوق تھا، جو عظیم منزل اور مکان کی طرح معلوم ہوتا تھا اور اس میں چھوٹے چھوٹے گھر تھے اور ان گھروں میں دروازے تھے۔ اس نے ایک گھر کا دروازہ کھولا۔ اور اس سے ایک سیاہ ریشمی ٹکڑا نکالا اور پھیلا دیا۔ اس میں ایک سرخ رنگ کی تصویر بنی ہوئی تھی، اور اس میں ایک ایسے شخص کی تصویر تھی، جس کی بڑی بڑی آنکھیں تھیں، اور چوتڑ خوب بڑے تھے۔ اس کے مثل لمبے گردن کا آدمی میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔ اس کی داڑھی نہیں تھی، البتہ اس کے ایسے دو خوبصورت ناخن تھے، جو کسی کو نہیں دیئے گئے۔ اس نے کہا کیا تم اس آدمی کو پہچانتے ہو، ہم نے کہا نہیں، اس نے کہا یہ آدم علیہ السلام ہیں ان کے جسم پر بہت زیادہ بال تھے۔

پھر دوسرا دروازہ کھولا اور ایک سیاہ ریشمی ٹکڑا نکالا، جس کے اندر ایک سفید تصویر تھی، کیا دیکھتے ہیں کہ وہ ایک ایسے شخص کی تصویر ہے۔ جس کے بال بڑے گھنگھریلے، آنکھیں سرخ دھاری دار تھیں نیز جسم خوب موٹا تھا اور داڑھی بڑی خوبصورت تھی۔ اس نے دریافت کیا کیا انھیں جانتے ہو، ہم نے کہا نہیں اس نے کہا کہ یہ نوح علیہ السلام کی تصویر ہے۔ پھر ایک اور دروازہ کھولا جس سے سیاہ رنگ کا ریشمی ٹکڑا نکالا۔ اس پر سفید رنگ کی تصویر بنی ہوئی تھی، کیا دیکھتا ہوں کہ وہ ایک ایسے آدمی کی تصویر ہے جو خالص سفید رنگ، خوبصورت آنکھوں والا، کشادہ پیشانی، بھرا ہوا چہرہ اور سفید داڑھی والا آدمی ہے اور ایسا لگتا ہے کہ وہ مسکرا رہا ہے۔ اس نے پوچھا کیا تم اسے پہچانتے ہو، ہم نے کہا نہیں۔ اس نے کہا یہ ابراہیم علیہ السلام ہیں، پھر اس نے ایک دروازہ کھولا اور ریشم کا ایک ٹکڑا نکالا۔ اس پر ایک سفید تصویر

بنی ہوئی تھی۔ اس نے پوچھا کیا تم جانتے ہو کہ یہ کس کی تصویر ہے۔ ہم نے کہا ہاں، یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، اس نے کہا بخدا یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ واللہ اعلم اس کا مقصد کیا تھا، وہ ایک بار اٹھا اور پھر بیٹھ گیا اور کہنے لگا، خدا کی قسم، کیا یہی تمہارے نبی ہیں، ہم نے کہا ہاں، یہی ہمارے نبی ہیں، گویا کہ ہم آپ کو دیکھ رہے ہیں، پھر تھوڑی دیر رک کر وہ اسی تصویر کو دیکھتا رہا اور کہنے لگا کہ یہ دروازہ تو آخری تھا۔ اور حضرت نوح والی تصویر اور اس تصویر کے درمیان بہت سی تصویریں تھیں۔ لیکن میں نے اس بنا پر اس کے دکھانے میں جلدی کی تاکہ تمہاری رائے معلوم کروں، پھر اس نے ایک دوسرا دروازہ کھولا، اور اس سے کالے رنگ کا ایک ریشمی ٹکڑا نکالا۔ اس پر ایک ایسے شخص کی تصویر تھی، جس کا رنگ گندم گوں تھا، اور اس کی عالی ظرفی ظاہر تھی، اس کے بال گھنگھریالے تھے، آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں، نگاہیں تیز تھیں۔ دانت ایک دوسرے کے ساتھ بڑی مضبوطی سے جڑے ہوئے تھے۔ دونوں ہونٹ ذرا سکڑے ہوئے تھے۔ اور تیور چڑھے ہوئے تھے معلوم ہوتا تھا کہ غصہ میں ہیں۔

اس نے پوچھا، کیا تم جانتے ہو۔ یہ کس کی تصویر ہے۔ ہم نے کہا نہیں۔ اس نے کہا یہ موسیٰ بن عمران ہیں، ان کے پہلو میں ایک دوسری تصویر تھی جو ان کے مشابہ تھی۔ البتہ اس آدمی کے سر میں تیل ملا ہوا تھا پیشانی کشادہ تھی، اور اس کے دونوں آنکھوں کی نظر ایک دوسرے کی طرف مائل تھی، اس نے پوچھا کیا تم اس شخص کو پہچانتے ہو، ہم نے کہا نہیں، اس نے کہا یہ ہارون علیہ السلام ہیں، پھر ایک اور دروازہ کھولا، اور ایک سفید رنگ کا ریشمی ٹکڑا نکالا، وہ ایک ایسے آدمی کی تصویر تھی، جو سیدھے بالوں والے اور درمیانہ قد کے تھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ غصہ میں ہیں، اس نے کہا کیا تم اس شخص کو پہچانتے ہو، ہم نے کہا نہیں، اس نے کہا یہ لوط علیہ السلام ہیں۔ پھر ایک دروازہ کھولا اور ریشم کا ایک سفید ٹکڑا نکالا۔ اس میں ایک ایسے شخص کی تصویر بنی ہوئی تھی جس کا رنگ سفید سرخی مائل تھا، بلند بانسہ اور تنگ نتھنوں والی ناک تھی۔ تھوڑی داڑھی والا تھا۔ اور چہرہ خوبصورت تھا۔ اس نے پوچھا، کیا تم اس تصویر کو پہچانتے ہو، ہم نے کہا نہیں، اس نے کہا یہ حضرت اسحٰق علیہ السلام ہیں، پھر دوسرا دروازہ کھولا، اور اس سے

ایک سفید ریشم کا ٹکڑا نکالا جس میں حضرت اسحٰق کے مثل ایک تصویر تھی، البتہ ان کا نچلا ہونٹ الگ تھا اس نے پوچھا اس شخص کو پہچانتے ہو، ہم نے کہا نہیں۔ اس نے کہا یہ یعقوب علیہ السلام ہیں۔ پھر ایک اور دروازہ کھولا اور اس سے سیاہ رنگ کا ریشمی ٹکڑا نکالا۔ جس کے اندر ایک ایسے آدمی کی تصویر بنی ہوئی تھی جس کا چہرہ بڑا خوبصورت اور سفید تھا۔ بلند بانسہ اور تنگ نتھنوں والی ناک تھی۔ قد و قامت مناسب تھا، اس کا چہرہ نورانی تھا اور خشوع و خضوع کی علامت پائی جاتی تھی۔ جو سرخی مائل تھی۔ اس نے پوچھا کیا تم اسے پہچانتے ہو، ہم نے کہا نہیں، اس نے کہا یہ حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں۔ پھر دوسرا دروازہ کھولا اور ایک سفید رنگ کا ریشمی کپڑا نکالا جس میں آدم علیہ السلام کے مثل ایک آدمی کی شکل تھی، اور اس کا چہرہ سورج کے مانند تھا۔ اس نے پوچھا کیا تم اس شخص کو پہچانتے ہو، ہم نے کہا نہیں، اس نے کہا یہ یوسف علیہ السلام ہیں۔ پھر ایک دوسرا دروازہ کھولا اور اس سے سفید رنگ کا ریشمی ٹکڑا نکالا جس میں ایک ایسے آدمی کی تصویر تھی جو سرخ رنگ کا تھا اور اس کی پنڈلیاں سخت تھیں، آنکھیں تنگ تھی، پیٹ بھاری تھا، قد متوسط تھا اور تلوار لٹکائے ہوئے تھے، اس نے پوچھا کیا تم اس کو پہچانتے ہو، ہم نے لاعلمی ظاہر کی۔ اس نے کہا یہ حضرت داؤد علیہ السلام ہیں۔ پھر ایک دروازہ کھولا، اور اس سے ایک سفید رنگ کا ریشمی ٹکڑا نکالا جس میں ایک ایسے آدمی کی تصویر تھی جس کے چوتڑ خوب بڑے تھے۔ ٹانگیں لمبی تھیں اور گھوڑے پر سوار تھا اس نے پوچھا کیا تم اسے پہچانتے ہو، ہم نے لاعلمی ظاہر کی۔ اس نے کہا یہ حضرت سلیمان علیہ السلام ہیں، پھر دوسرا دروازہ کھولا۔ اس سے ایک کالا ریشم کا ٹکڑا نکالا جس میں ایک سفید تصویر تھی۔ غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ ایک نوجوان شخص ہے جس کی داڑھی انتہائی سیاہ اور بال ملائم ہیں۔ چہرہ اور آنکھیں خوبصورت ہیں اس نے پوچھا کیا تم اس آدمی کو پہچانتے ہو، ہم نے کہا نہیں، اس نے کہا یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ ہم نے اس سے پوچھا کہ یہ تصویریں تمہیں کہاں سے ملیں، ہمیں یہ یقین ہو گیا کہ یہ تصویریں بالکل انبیاء کی صورتوں کے مطابق ہیں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر بھی ہمیں بعینہٖ آپ کی شکل و صورت کے مثل نظر آتی ہے۔

اس نے کہا کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ رب العالمین سے التجا کی تھی کہ انھیں اپنی اولاد میں پیدا

ہونے والے ہر نبی کی صورت دکھا دیا جائے۔ چنانچہ اللہ نے ان کی تصویریں حضرت آدم کے حوالے کر دیا۔ ذوالقرنین نے انھیں حضرت آدم علیہ السلام کے خزانہ میں غروب شمس کے مقام پر پایا۔ پھر دانیال علیہ السلام تک یہ تصویریں پہونچ گئیں۔

پھر کہنے لگا، خدا کی قسم، میرا دل اپنے ملک سے باہر جانے پر بخوشی آمادہ ہو گیا ہے۔ اور اس بات پر راضی ہو گیا ہے کہ میں تم میں سے ایک زور آور اور مضبوط شخص کا غلام بنوں۔ یہاں تک کہ اسی حالت میں میرا انتقال بھی ہو۔ پھر اس نے ہمیں بہت ہی اچھا انعام و عطیہ دیا اور رخصت کر دیا، جب ہم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس واپس ہوئے اور ہرقل کے متعلق تمام باتوں کو بتایا تو وہ رو پڑے اور فرمانے لگے کہ اگر اللہ تعالٰی اس کی بھلائی و بہتری کا ارادہ فرماتا تو وہ ضرور اسلام لے آتا۔

یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے متعلق وہ بیانات تھے، جو مسلمانوں نے علماء اہل کتاب اور ان کے عوام کی زبانی سنی تھیں، اس سے پہلے اہل کتاب کی کتابوں میں مذکور آپ کی نبوت کی پیشین گوئیاں بیان کی گئیں تھیں، جس سے ان کے خلاف حجت قائم ہو گئی تھی۔ پھر ان کے علماء کے اعتراف و اقرار کے بیان سے آپ کی نبوت کی مزید توثیق ہو گئی، وہ یا تو ان کے معزز و مکرم لوگوں میں سے تھے۔ یا وہ لوگ جو دنیا سے بے رغبت، مال و دولت سے مستغنی ہو کر ایمان کو اختیار کر چکے تھے اور باطل کو ٹھکرا چکے تھے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے علماء آپ کو اچھی طرح پہچانتے تھے۔ البتہ جاہلوں کو اس کا علم نہیں تھا۔